بسم اللہ الرحمن الرحیم
مضامین بخاری
ازافادات
شیخ الحدیث والتفسیر
محمود الرشید حدوٹی
ناشر
ادارہ آب حیات ٹرسٹ
0300-0321-9458876
Mahmoodhadoti@gmail.com

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰن الرَّحِیم

نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِی فَوَعَاھَا وَحَفِظَھَا وَبَلَّغَھَا(حدیث)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی، پھر اسے محفوظ رکھا، اوراسے یادرکھااوراسے دوسروں تک پہنچایا۔

مضامین بخاری

افادات

حضرت مولانا محمودالرشید حدوٹی مدظلہ

پرنسپل جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

ناشر

ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن فیز ۲، مناواں لاہور

03009458876/03219458876

ضابطہ
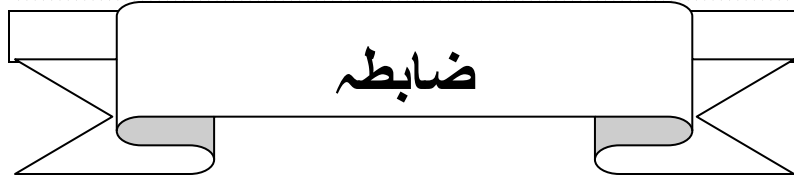
نام کتاب	مضامین بخاری شریف
افادات	مولانا محمود الرشید حدوٹی

بیان: برموقع ختم بخاری شریف جامعہ سیف الرحمٰن میدان ضلع ایبٹ آباد

۱۸ اپریل ۲۰۱۸ء، بروز اتوار، بعد نماز ظہر

سامعین: علماء کرام، مفتیان عظام، طلباء کرام، مستورات

طابع	ڈاکٹر طاہر مسعود
مطبع	عبد اللہ پریس لاہور
سرورق	ابو حنظلہ رانا عبد الرؤف فاروقی
تزئین و آرائش	فاروق اعظم
تاریخ اشاعت	مئی ۲۰۱۸ء
تعداد	۵۰۰
ہدیہ برائے اشاعت	۵۰ روپے صرف

اہتمام خاص۔

حضرت مولانا مفتی انعام الحق صاحب

رئیس جامعہ سیف الرحمٰن میدان لورہ ضلع ایبٹ آباد

فہرست مضامین

کلمات محبت

بیان کے بعد کلمات تحسین

پیر طریقت، رہبر شریعت، حضرت مولانا قاضی احسان احمد نقشبندی مدظلہ
تلمیذ رشید حضرت العلام مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
خطیب جامع مسجد درکوٹ کوہالہ ضلع ہری پور

الحمدلله وكفى والصلاة والسلام على من لانبي بعده

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، برادران اسلام، میں بیان کی غرض سے حاضر نہیں ہوا ہوں، میں تو اس نورانی اور روحانی پروگرام میں شمولیت کرنے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمود الرشید عباسی حدوٹی صاحب مدظلہ ایک عرصہ تک یہاں کی سب سے بڑی جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، میں ایک مرتبہ اپنی مصروفیت سے وقت نکال کر چھٹی لے کر ان کا بیان سننے کے لیے آیا تھا، ان سے پہلے ان کے بڑے بھائی حضرت مولانا عبدالسلام عباسی حدوٹی صاحب خطبہ جمعہ دیا کرتے تھے، ان کا بیان سننے کے لیے بھی میں ایک بار جامع مسجد لورہ میں آیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بھائیوں سے دین کا کام لیا ہے۔

ابھی میں نے حضرت مولانا محمود الرشید عباسی حدوٹی صاحب کا بیان سنا ہے، وہ آپ کے سامنے بخاری شریف کے مضامین پر ایمان افروز، معلومات افزا بیان فرمارہے تھے، اس تفصیلی بیان کے بعد چنداں کسی بیان کی ضرورت نہیں ہے، مگر میں اپنے ایمانی جذبات صرف حاضری کی غرض سے ظاہر کررہا ہوں۔

میں آج جس مسجد میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں اس کا سابق امام ہوں، میں نے جس دور میں یہاں کام کیا اس دور میں یہاں میں اس بات پر بہت زور دیتا رہا کہ عباسی

خاندان کے بچے قرآنی تعلیم کی طرف آئیں، مگر اس وقت عباسی اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کی طرف راغب نہیں تھے، دوسری چھوٹی فیملیوں کے لوگ اس کام میں پیش پیش تھے، چھوٹی فیملیوں کے بچے قرآن پڑھتے تھے، اب الحمدللہ عباسی خاندان کے بچے دینی تعلیم میں مصروف ہیں، علماء کی ایک بہت بڑی تعداد اس فیملی کے لوگوں کی موجود ہے، جو دینی کاموں میں مشغول ہیں۔

مولانا محمود الرشید حدوٹی صاحب کی زندگی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے، ان کی بڑی خدمات ہیں، ان کی تحریریں اور تقریریں امت مسلمہ کا سرمایہ ہیں، اللہ نے انہیں اہل اللہ کی نسبت عطا فرمائی ہے، ان کی باتیں دل سے نکل کر دل میں داخل ہوتی ہیں، ان کا پرنور چہرہ دیدار کے لائق ہے، اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے، ان کی تمام خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرمائے۔

مولانا مفتی انعام الحق صاحب یہاں بچیوں میں محنت کر رہے ہیں، قرآن وسنت کی تعلیم عام کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو بھی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور سب کو اپنے نبی کریم ﷺ کے دین پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

اَلحَمدُلِلّٰہِ نَحمَدُہٗ وَنَستَعِینُہٗ وَنَستَغفِرُہٗ وَنُومِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَنَعُوذُبااللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّئَاۃِ اَعمَالِنَا، مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَاھادِیَ لَہٗ،وَنَشھدُاَنَّ سَیِّدَنَا وَمَولَانَا مُحَمَّد عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ، اَمَّابَعدُ فَاستَعِیذُ بااللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجیمِ بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ
وماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا،
صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیمُ وَصَدَقَ رَسُولُہُ النَّبی الکَرِیمُ

برادران اہل سنت والجماعت!حضرات علماء کرام! آج یہاں جامعہ سیف الرحمٰن میدان ضلع ایبٹ آباد میں بخاری شریف کی اختتامی تقریب انعقاد پذیر ہے، جس میں مستورات کی ایک بہت بڑی تعداد بھی شریک ہے، حضرت مولانا مفتی انعام الحق صاحب نے بہت اصرار فرمایا کہ آپ جب ہری پور میں ختم بخاری کی تقریب میں شرکت فرماسکتے ہیں تو اس سال ہمیں بھی وقت دیا جائے۔

مولانا مفتی انعام الحق صاحب گزشتہ تین سال سے مسلسل حکم فرمارہے ہیں کہ جامعہ سیف الرحمٰن کی تقریب ختم بخاری میں شرکت کروں مگر فرصت نہیں ملتی تھی، آج ان کے اصرار پر جائے ماندن نہ پائے رفتن کی کیفیت کا سامنا کرنا پڑا، میں نے ہامی بھرلی کہ ان شاء اللّٰہ شرکت کروں گا، تو ان کے ساتھ کیے گئے وعدہ کو آج نبھارہاہوں۔

اس تقریب میں علماء کرام کی ایک خاصی تعداد تشریف فرمارہاہے، لورہ ضلع ایبٹ آباد کی سب سے بڑی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا مفتی نادر خان

صاحب، محدث العصر علامہ یوسف بنوری کے شاگرد رشید حضرت مولانا احسان احمد صاحب، حضرت مولانا حافظ غلام جیلانی صاحب اور دیگر علماء کرام یہاں موجود ہیں، ان حضرات کے سامنے میں کیا عرض کروں، ویسے بھی مجھے کوئی قدرتی حجاب ہے کہ علماء کے سامنے بات کرتے ہوئے بڑی ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے۔

آج بھی علماء کرام کی موجودگی میں مجھے وہی حجاب آڑے آرہا ہے، سمجھ نہیں آرہی کہ کہاں سے شروع کروں اور کہاں پر ختم کروں اور کیا بیان کروں اور کیا بیان نہ کروں، لیکن مجھے اللہ کی بارگاہ میں امید ہے کہ ان ہی حضرات علماء کرام کی برکت سے اور ان کے وجود مسعود سے میں آپ لوگوں کے سامنے کچھ نہ کچھ گوش گزار کروں گا، کوئی شکستہ سی باتیں بیان کروں گا، اللہ سے دعا کریں کہ وہ عالی ذات ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نبی کریم ﷺ مبلغ ہیں

حضرات علماء کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (المائدہ٦٧)

اے عظیم الشان رسول! جو کچھ آپ کی طرف اتارا جاتا ہے آپ کے رب کی طرف سے اسے پہنچایئے۔

اس آیت میں چونکہ آپ ﷺ کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مبلغ ہیں، یعنی تبلیغ کرنے والے ہیں، تبلیغ باب تفعیل کی مصدر ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آہستہ آہستہ لوگوں تک بات پہنچاتے رہیں، اللہ کی بات اللہ کی مخلوق تک پہنچتی رہے، یہ ایک ہی دفعہ پھینکنے اور سر سے اتارنے کی چیز نہیں ہے بلکہ رفتہ رفتہ اسے کرتے رہنا ہے۔

نبی کریم ﷺ مبین ہیں

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (النحل ۴۴)

اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں کو وہ چیز بیان کریں جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

نبی کریم ﷺ مبین بھی ہیں اور مبیّن بھی ہیں، مبین باب افعال کا اسم فاعل ہے، مبین باب تفعیل کا اسم فاعل ہے، ابان یبین ابانۃ کا معنٰی ہے کسی چیز کو ظاہر کرنا، بین یبین تبین کا معنٰی ہے کسی چیز کو مزید کھول کر بیان کرنا، کثرت الفاظ کثرت معانی پر دلالت کرتے ہیں، جس لفظ کے بہت سے معانی ہوں اس میں عظمت پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ اس چیز کو لوگوں کے سامنے کھول کر بیان کیجیے جو ان کی طرف اتاری گئی ہے، تو معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کا بیان، آپ ﷺ کی شرح، آپ ﷺ کی تفسیر ہی اللہ کے ہاں معتبر ہے۔

سنت رسول اللہ کیا ہے؟

سنت مطہرہ کتاب اللہ کے بیان کردہ احکامات کی تاکید و تفصیل ہے، مجمل چیزوں کی تفصیل ہے، مطلق احکامات کی تقیید ہے، عام احکامات کی تخصیص ہے، یا ان چیزوں کی تشریع ہے، جن میں قرآن کریم خاموش ہے، سنت رسول کریم ﷺ قرآن کریم کے عام قواعد واصول کے لیے تطبیق ہے۔

شریعت کے مکلف اول

رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے عملی مظہر اور مکلف اول تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ

انا اول المسلمین (الانعام ۱۶۳) میں سب سے پہلا تابعدار ہوں۔

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ

انا اول المؤمنین (الاعراف ۱۴۳) میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

نبی کریم ﷺ بہترین نمونہ

حضرت نبی کریم ﷺ قدوہ صالحہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قدوہ قرار دیا، آپ ﷺ کو ماڈل اور نمونہ قرار دیا، اس نمونے کے مطابق جو لوگ بن جائیں گے ان میں جمال پیدا ہو جائے گا، آج بھی دنیا میں جو لوگ ماڈل کو دیکھ کر کوئی کام کرتے ہیں وہ عمارت کو خوبصورت انداز میں تعمیر کر لیتے ہیں، کوئی لوگ بغیر کسی ماڈل اور نمونے کے عمارتیں کھڑی کر سکتے ہیں اور کر دیتے ہیں مگر ان عمارتوں میں عیب اور نقص رہ جاتا ہے، ان عمارتوں کی بناوٹ میں ہر شخص دیکھتے ہیں انگشت نمائی کرتا ہے، عیب جوئی کرتا ہے، نکتہ چینی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب۲۱)

البتہ تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

نبی ﷺ وحی سے بولتے ہیں

آپ ﷺ کے پاس آسمان سے وحی آتی تھی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى (۳) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (۴) سورة النجم)
نبی کریم ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، آپ ﷺ جو کچھ بولتے ہیں وہ وحی ہوتی ہے جو آپ ﷺ کی طرف کی جاتی ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ اللہ جل شانہ کی طرف سے آپ ﷺ کی طرف وحی کیا جاتا ہے، وحی ایک تو وہ ہے جس میں الفاظ اور معانی و مفاہیم سب ہی کچھ اللہ کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے، اسے قرآن کہا جاتا ہے، وحی ایک وہ ہوتی ہے جس میں معانی و مفاہیم اللہ کی طرف سے اتارے جاتے ہیں، رحمت دو عالم ﷺ اپنی زبان مبارک سے ان معانی و مفاہیم کو اپنے مبارک الفاظ میں بیان کرتے ہیں، اسے حدیث رسول اور سنت رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔

پھر حدیث میں جو مضامین اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں کبھی تو وہ کسی معاملے کا صاف اور واشگاف فیصلہ اور حکم ہوتے ہیں، کبھی کوئی قاعدہ اور کلیہ بیان کیا جاتا ہے، پھر اس سے نبی کریم ﷺ اپنے اجتہاد سے احکام نکالتے ہیں، اور لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں، اگر آپ کا اجتہادی مطلب درست ہو تو نور علی نور، اگر اس اجتہادی مفہوم و مطلب میں کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو اللہ کی طرف سے اصلاح کر دی جاتی ہے۔

قرآن کریم نے واضح کر دیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی مرضی اور اپنی خواہش نفسانی سے نہیں بولتے بلکہ آپ ﷺ کی طرف اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے تب آپ بولتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کو اللہ نے بہترین ادب سکھایا

پھر نبی کریم ﷺ وہ ہستی ہیں جن کو ادب ان کے رب نے سکھایا، اور ایسا ادب سکھایا جسے بہترین قرار دیا گیا ہے، آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ

اَدَّبَنِی رَبِی فَاحسَنَ تَادِیبِی
اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا اور بہترین ادب سکھایا ہے۔

اطاعتِ مصطفیٰ اطاعتِ خدا ہے

آپ ﷺ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے نور ڈالا ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی مبارک زبان پر حق جاری فرمایا ہے، اللہ نے آپ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے، آپ ﷺ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے، ارشاد ہے

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا (النساء ۸۰)

جو رسول کی اطاعت کرے، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جو (اطاعت سے) منہ پھیر لے تو (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا (کہ تمہیں ان کے عمل کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے)

عطائے مصطفیٰ ﷺ لے لو

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ نبی کریم ﷺ جو کچھ تمہیں عطا کریں اسے لے لو اور جس سے نبی کریم ﷺ تمہیں روکیں اس سے رک جاؤ معلوم ہوا کہ سنت مطہرہ پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہے، جس طرح اللہ کی کتاب قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر ۷)

جو کچھ رسول کریم ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ۔

منکر سنت کا شرعی حکم

سنت کی اتباع اہل اسلام پر بلا اختلاف واجب ہے، علماء امت کا اجماع ہے کہ منکر سنت عموماً کافر اور مرتد ہے، جب معاملہ یہاں تک ہے تو پھر ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے اس کی طرف رجوع کریں، چاہے وہ آپ ﷺ کا قول ہو، چاہے وہ آپ ﷺ کا فعل مبارک ہو، چاہے وہ آپ ﷺ کی تقریر مبارک ہو، مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ جو چیز آپ ﷺ سے ثابت ہو اس کو لے لیں اور اس پر عمل کریں۔

اصح الکتاب بعد کتاب اللہ

ہمارے اسلاف صالحین نے دین کے لیے اپنی زندگیاں کھپا دی تھیں، ہمارے اسلاف نے رسول کریم ﷺ کی احادیث کی کتب ہمارے لیے مدون کیں، جن میں انہوں نے مختلف اسالیب اختیار کیے، احادیث کو جمع کرنے کے لیے محدثین نے اپنے طور پر سخت شرائط رکھیں، ان مصنفات میں افضل واصح الجامع الصحیح ہے، جس کے مصنف ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ہیں، جن کی مدون کردہ تصنیف کو امت مسلمہ نے قبول کیا، اسے پڑھانے کے لیے منتخب کیا۔

اس کی شروحات لکھیں، کہیں اختصار پیش کیا، طالبان علوم نبوت اس کی طرف متوجہ ہوئے، اس کے متن کو پڑھتے ہیں، اسے زبانی یاد کرتے ہیں، بخاری شریف کتاب اللہ شریف کے بعد اہل اسلام کے لیے مرجع ثانی کی حیثیت رکھتی ہے اور کتاب اللہ کے بعد بخاری ہی وہ کتاب ہے جسے اصح الکتاب بعد کتاب اللہ کہا جاتا ہے۔

شیخ الحدیث کون ہوتا ہے؟

عالم اسلام میں بخاری کو بڑا اعزاز اور مقام حاصل ہے، شروع سے اخیر تک اسے پڑھتے ہیں، اس کا معنٰی اور مفہوم بیان کیا جاتا ہے، مدارس دینیہ میں بخاری شریف نہائی درجات میں پڑھائی جاتی ہے، تمام کتب حدیث پڑھانے والا استاذ الحدیث کہلاتا ہے جب کہ بخاری شریف پڑھانے والے کا اعزاز ہے کہ اسے شیخ الحدیث کہا جاتا ہے۔

بخاری شریف

بخاری شریف کا نام اس کے مصنف نے الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ وسننہ وایامہ رکھا تھا، بخاری شریف اہمیت و مرتبے کے لحاظ سے ہر مسلمان کی ضرورت ہے، اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ ہر مسلمان کے گھر میں بخاری شریف کا ایک ایک نسخہ ہونا چاہیے۔

علماء کرام بخاری شریف کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر آج تک بخاری شریف کے حواشی لکھتے رہے، اس کی شروحات لکھتے رہے، مدارس اور درسگاہوں میں اپنے شاگردوں کو املاء کرواتے رہے، کاپیاں لکھواتے رہے، پھر اساتذہ بخاری اپنی کاپیاں تیار کر کے طلباء کرام کے سامنے درس دیتے رہے۔

بخاری شریف کے جہاں کئی اور کمالات ہیں وہاں ایک یہ ہے کہ امام بخاری نے ایک حدیث سے کئی کئی مسائل نکالے ہیں، اسی لیے بخاری میں احادیث مکرر دکھائی دیتی ہیں، اقل مناسبت سے بھی امام بخاری ایک باب قائم کر دیتے ہیں، بخاری کے ابواب بخاری کی جان اور پہچان سمجھے جاتے ہیں۔

حدیث شریف کیساتھ محبت

یہ بخاری وہ اعزاز والی کتاب ہے جس کے مصنف نے ہر حدیث سے پہلے غسل کیا، نوافل ادا کیے، استخارہ کیا پھر حدیث شریف اپنی کتاب میں لکھی، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری نوراللہ مرقدہ کی طرف سے اس قدر اہتمام امام بخاری کی محبت حدیث رسول ﷺ کا پتا دیتا ہے، چونکہ جب کسی کو کسی چیز کے ساتھ محبت ہو جاتی ہے تو وہ اس چیز کے ساتھ بہت ہی پیار والا سلوک کرتا ہے، حدیث کو اس قدر اہتمام سے لکھنا بتاتا ہے کہ امام بخاری عاشق کلام رسول تھے۔

امام بخاری کے عشق و محبت نے ہی انہیں اس قدر حدیث رسول ﷺ کا گرویدہ بنایا تھا کہ وہ جہاں جاتے تھے ان کے ہاتھ میں قلم اور کاغذ ہوتا تھا، موقع پاتے ہی لکھنے بیٹھ جاتے تھے، اس لیے یہ بخاری مکہ معظمہ میں بھی لکھی گئی ہے، یہ بخاری مدینہ میں بھی لکھی گئی ہے، یہ بخاری بغداد میں بھی لکھی گئی ہے، سولہ سال کی شبانہ روز مشقت اور جانفشانی کے بعد بخاری شریف جیسی مقبول خاص وعام کتاب منصہ شہود پر آئی۔

بخاری شریف کے ابواب کی جھلک

بخاری شریف میں ستانوے عنوانات ہیں، جن میں سے کچھ کو امام بخاری نے کتاب کے لفظ سے شروع کیا اور کچھ کو ابواب کے لفظ سے شروع کیا، ان میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے امام بخاری نے کتاب الوحی لکھی، پھر اس کے بعد کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الوضو، کتاب الغسل، کتاب الحیض، کتاب التیمم، کتاب الصلاۃ، کتاب مواقیت الصلاۃ، کتاب الاذان، کتاب الجمعہ، ابواب صلاۃ

الخوف، ابواب العیدین، ابواب الوتر،ابواب الاستسقاء، ابواب الکسوف،ابواب سجود القرآن،ابواب تقصیر الصلاۃ، کتاب التہجد ہے۔

پھر اس کے بعد کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکہ و مدینہ، ابواب العمل فی الصلاۃ، ابواب ماجاء فی السہو، کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الحج، کتاب العمرہ، ابواب المحصر، کتاب الصید، کتاب فضائل المدینہ، کتاب الصوم، کتاب صلاۃ التراویح، کتاب فضل لیلۃ القدر، کتاب الاعتکاف، کتاب البیوع، کتاب السلم، کتاب الشفعہ، کتاب الاجارہ ہے۔

پھر اس کے بعد کتاب الحوالات، کتاب الکفالہ، کتاب الوکالہ، کتاب المزارعہ، کتاب المساقات، کتاب فی الاستقراض، کتاب الخصومات، کتاب اللقطہ، کتاب المظالم والغصب، کتاب الشرکہ، کتاب الرھن، کتاب العتق، کتاب المکاتب، کتاب الھبہ وفضلھا، کتاب الشہادات، کتاب الصلح، کتاب الشروط، کتاب الوصایا ہے۔

پھر اس کے بعد کتاب الجہاد والسیر، کتاب فرض الخمس، کتاب الجزیہ، کتاب بدء الخلق، کتاب احادیث الانبیاء، کتاب المناقب، کتاب اصحاب النبی، کتاب مناقب الانصار، کتاب النفقات، کتاب الاطعمہ، کتاب العقیقہ، کتاب الذبائح والصید، کتاب الاضاحی، کتاب الاشربہ، کتاب المرضیٰ، کتاب الطب ہے۔

پھر اس کے بعد کتاب اللباس، کتاب الادب، کتاب کفارات الایمان، کتاب الفرائض، کتاب الحدود، کتاب الدیات، کتاب استتابۃ المرتدین ولمعاندین، کتاب الاکراہ، کتاب الحیل، کتاب التعبیر، کتاب الفتن، کتاب الاحکام، کتاب التمنی، کتاب اخبار الاحاد، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ، کتاب التوحید ہے۔

بخاری شریف کی ابتدا

ان میں سب سے پہلے امام بخاری نے نبی کریم ﷺ پر وحی آنے کی بات ذکر فرمائی ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کبھی میرے پاس گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے اور جب میں اسے یاد کرلیتاہوں جو اس نے کہا تو وہ حالت مجھ سے دور ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتاہے اور مجھ سے کلام کرتاہے اور جو وہ کہتاہے اسے میں یاد کرلیتاہوں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتے ہوئے دیکھا پھر جب وحی موقوف ہو جاتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا۔

اسی بخاری شریف میں امام بخاری نے غار حرا کا وہ منظر بھی بیان کیا جب حضرت جبریل سب سے پہلی وحی لے کر تشریف لائے تھے،ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ سب سے پہلی وحی جو رسول اللہ ﷺ پر اترنا شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے،جو بحالت نیند آپ ﷺ دیکھتے تھے۔

چنانچہ جب بھی آپ ﷺ خواب دیکھتے تو وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا،پھر تنہائی سے آپ ﷺ کو محبت ہونے لگی اور غار حرا میں تنہا رہنے لگے اور اس سے پہلے کہ گھر والوں کے پاس آنے کا شوق ہو وہ کئی راتیں عبادت کرتے تھے اور اس کے لئے توشہ ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہ کے پاس واپس آتے اور اسی طرح توشہ لے جاتے،یہاں تک کہ جب وہ غار حرا میں تھے،حق آیا۔

چنانچہ ان کے پاس فرشتہ آیا اور کہا پڑھ، آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فرشتے نے پکڑ کر زور سے دبایا، یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، پھر دوسری بار مجھے پکڑا اور زور سے دبایا، یہاں تک کہ میری طاقت جواب دینے لگی پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تیسری بار پکڑ کر مجھے زور سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا رب سب سے بزرگ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے دہرایا اس حال میں کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔

چنانچہ آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو، تو لوگوں نے کمبل اڑھا دیا، یہاں تک کہ آپ کا ڈر جاتا رہا، حضرت خدیجہ سے سارا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔

حضرت خدیجہ نے کہا ہر گز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اپنے اوپر لیتے ہیں، محتاجوں کے لئے کماتے ہیں، مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں مصیبتیں اٹھاتے ہیں۔

ورقہ بن نوفل کی خدمت میں

پھر حضرت خدیجہ آپ ﷺ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسید بن عبد العزیٰ کے پاس گئیں جو حضرت خدیجہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، زمانہ جاہلیت میں نصرانی

ہو گئے تھے اور عبرانی زبان میں کتاب لکھا کرتے تھے۔ چنانچہ انجیل کو عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، یہ بوڑھے ہو چکے تھے اور نابینا بھی ہو گئے تھے۔

ان سے حضرت خدیجہ نے کہا اے میرے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنو آپ سے ورقہ نے کہا اے میرے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ تو جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تھا، بیان کر دیا، ورقہ نے آپ سے کہا کہ یہی وہ ناموس ہے، جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل فرمایا تھا۔

ورقہ بن نوفل نے کہا کہ کاش! میں نوجوان ہوتا، کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا، جب تمہاری قوم تمہیں نکال دے گی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے جواب دیا، ہاں! جو چیز تو لے کر آیا ہے اس طرح کی چیز جو بھی لے کر آیا اس سے دشمنی کی گئی، اگر میں تیرا زمانہ پاؤں تو میں تیری پوری مدد کروں گا، پھر زیادہ زمانہ نہیں گذرا کہ ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا کچھ دنوں کے لئے بند ہو گیا۔

کامیاب مرد اور ناکام مرد

یہاں آپ حضرات نے غور سے سنا کہ حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ کو اس پریشانی کے عالم میں کس قدر تسلی دی، شاید یہیں سے لوگوں نے، سیانے لوگوں نے یہ بات نکالی کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہوتا ہے، دیکھیں کس طرح ابتدائی مرحلے میں پریشانی کے عالم میں حضرت خدیجہ نے آپ ﷺ کو تسلی دی۔

اگر سیانے لوگوں کی یہ بات ٹھیک ہے کہ کامیاب مرد کے پیچھے کسی دانا عورت کا ہاتھ ہوتا ہے تو میرا یہ خیال ہے کہ جو مرد ڈوب جاتے ہیں، غرقاب ہو جاتے ہیں ان کے پیچھے بھی کسی نہ کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے، ہم ابھی آتے ہوئے آپس میں

بات کر رہے تھے کہ اختلاف، انتشار، تشتت، تفرقہ، لڑائی جھگڑے یہ گھڑے کا پانی بھی خشک کر دیتے ہیں، گھروں میں عورتوں کی باہمی لڑائی اس بات پر ہوتی ہے کہ میرا خاوند کمائی دار ہے، وہ کماتا ہے باقی سارے لوگ کھاتے ہیں، دیورانیوں اور جیٹھانیوں کی باہمی لڑائی کی باہمی لڑائی کا مرکز اور محور بھی اپنے خاوندوں کی کمائی ہوتی ہے، وہ ایک دوسرے پر طعن وطنز کے تیر برساتی ہیں، ایک دوسرے کو کوستی ہیں کہ میرا خاوند کماتا ہے، تیرا خاوند کچھ نہیں کرتا، مگر اللہ تعالیٰ ان کی باتیں سن رہا ہوتا ہے، وہ ان کے دلوں کے بھید بھی جان رہا ہوتا ہے، ایک دن آتا ہے کہ ان میں سے کوئی دوسری کو طعنے دینے کے قابل نہیں رہتی، کاروبار ٹھپ ہو جاتے ہیں۔

بخاری میں تذکرہ ایمان

وحی کے بعد امام بخاری نے ایمان کا تذکرہ کیا ہے، ایمان جب ایمانیات کا تذکرہ ہوتا ہے تو ٹھاٹھیں مارتا ہے، ایمانی باتوں کا ذکر کرنے سے ایمان متلاطم اور مواج دریا بن جاتا ہے، ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے، جب ایمانیات کا تذکرہ نہیں ہوتا تو پھر ایمان میں کمی آتی ہے، امام بخاری نے الایمان یزید وینقص کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔

ایمان کے بعد امام بخاری نے علم کا ذکر کیا ہے، علم کا حصول ہر مرد اور عورت پر فرض کر دیا گیا ہے، علم حاصل کرنے والے طالب علم کی یہ شان ہے کہ جب وہ تلاش علم میں اپنے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کے قدموں تلے پر بچھاتے ہیں، علم حاصل کرنے والوں کے لیے پرندے فضا میں، مچھلیاں سمندر میں، چیونٹیاں بلوں میں دعائیں کرتی رہتی ہیں۔

جب یہی طالب علم کل کلاں عالم بن جاتا ہے تو اس کی شان کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں، قیامت کے دن ہو گا، ترازو تلے گا، نیکیاں بدیاں تلیں گی، وہاں شہید بھی ہوں گے، وہاں علماء بھی ہوں گے، علماء کرام کے قلم کی سیاہی کا مقام و مرتبہ شہدا کے مقام و مرتبہ سے بڑھ جائے گا۔

امت کے وی آئی پی لوگ

ان لوگوں میں قرآن کریم کے حفاظ بھی ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی امت کے وی آئی پی لوگ قرار دیا ہے، فرمایا کہ اَشرَافُ اُمَّتی **حَمَلَۃُ** القُرآن، قرآن کریم کے حاملین میری امت کے وی آئی پی لوگ ہیں۔

آپ میں سے جو لوگ اسلام آباد آتے جاتے ہیں، ہائی وے پر کبھی صبح صبح جانے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ کو پتا ہو گا کہ وہاں صدر، وزیر اعظم کے آنے پر روٹ لگتا ہے، گاڑیوں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں، بھائی یہ گاڑیاں کیوں کھڑی ہیں؟ پوچھنے والوں کو بتایا جاتا ہے کہ جناب! یہاں روٹ لگا ہوا ہے، یہاں سے کوئی وی آئی پی گزرے گا، کوئی وزیر یا وزیر اعظم گزرے گا، اس سے کہیں بڑھ کر ان حاملین قرآن کا پروٹوکول ہو گا، میدان محشر میں انہیں اعزازات سے نوازا جائے گا۔

قندوز کے شہید حفاظ قرآن

ابھی آپ نے سنا کہ افغانستان کے شہر قندوز میں قرآن کریم حفظ کرنے والے بچوں کو بمباری کر کے امریکہ نے شہید کر ڈالا ہے، ڈیڑھ سو بچے شہید ہو گئے، ان بچوں نے کئی سال لگا کر قرآن کریم یاد کیا، جب دستار فضیلت ان کے سر پر باندھی گئی، اسناد ان کے ہاتھوں میں دی گئیں تو امریکی بمباروں نے انہیں شہید

کرڈالا، ان کو بھی اللہ کے ہاں بڑا مرتبہ اور مقام ملے گا، جو بچہ حفظ قرآن کی نیت کرلے، دوران طالب علمی دنیا سے چلا جائے تو اسے فرشتے قبر میں قرآن کریم مکمل کروائیں گے۔

اسی طرح میرے دوستو! امام بخاری نے مختلف ابواب باندھے ہیں، بخاری کے آخر میں ایک کتاب کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ بھی ہے، جو ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ ہماری زندگی کتاب وسنت کے مطابق بسر ہونا چاہیے۔

کتاب اللہ و سنت رسول اللہ

کتاب سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، قرآن کریم جو عرش بریں کا سب سے آخری پیام ہے، جو رحمت کائنات ﷺ کے قلب اطہر پر نازل ہوا، جسے جبریل امین لے کر آئے، سنت سے مراد نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے، اس طریقے کو ہم اختیار کریں گے تو اللہ اور رسول اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں شمار ہوں گے۔

رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا کہ جو فتنوں کے زمانے میں میری ایک سنت کو زندہ کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا، تو ہمیں اس پر حریص ہونا چاہیے کہ ہم سنت رسول ﷺ کو زندہ کریں۔

عــادت نہیں سنت اپنائیے

جب میں ایک ســال تبلیغی جماعت میں لگا رہا تھا تو اس وقت ہماری تشکیل سندھ میں ہو گئی، ہم نے وہاں دیکھا کہ بڑے لوگ اپنے ہاتھ میں عصا رکھتے ہیں، پنجاب میں ہم نے دیکھا کہ لوگ دھوتی باندھتے ہیں، صوبہ سرحد (کے پی کے) میں پٹھان کا بچہ جب اپنے ابا کو دیکھتا ہے کہ میرے بابا نے عمامہ شریف باندھا ہوا ہے تو

وہ عمامہ باندھتا ہے، پنجاب کا بیٹا جب اپنے ابا کو دیکھتا ہے کہ اس نے دھوتی تہبند باندھی ہوئی ہے تو وہ تہبند باندھتا ہے، سندھی جب اپنے بابا کو ہاتھ میں عصا اٹھائے دیکھتا ہے تو عصا ہاتھ میں رکھتا ہے، یہ سب ثقافت سمجھ کر ایسا کرتے ہیں۔

حالانکہ ان لوگوں کو چاہیے کہ یہ سنت سمجھ کر عصا ہاتھ میں رکھیں، تو سو شہیدوں کا ثواب انہیں ملے گا، اگر یہ سنت رسول ﷺ سمجھ کر دھوتی باندھیں تو انہیں سو شہیدوں کا ثواب ملے گا، اگر یہ سنت رسول ﷺ سمجھ کر اپنے سر پر عمامہ باندھیں تو انہیں سو شہیدوں کا ثواب ملے گا، کیونکہ اجروثواب تو نبی کریم ﷺ کے طریقے کو اختیار کرنے پر ملے گا، اللہ کو نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر سے نکلنے والے اعمال پسند ہیں، اس لیے ہماری کوشش ہونا چاہیے کہ اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے طریقے زندہ ہوں۔

دین کا کام سدا کرنا ہے

علماء کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ دین کا کام ہم نے سدا بہار کرتے رہنا ہے، ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا ہر طرف سنت رسول کی بہار آئے گی، میں آپ کو اپنا واقعہ سناتا ہوں، جب میں چھوٹا سا تھا، ابھی پرائمری کا امتحان دیا تو میں نے منت مانی کہ اگر میں اچھے نمبروں میں پاس ہو گیا تو حضرت دادا سورج ملکؒ کے مزار پر جا کر مٹھائی چڑھاؤں گا، چنانچہ میں اچھے نمبروں میں سکول سے پاس ہو گیا تو میں حضرت دادا سورج ملک کے مزار پر گیا اور میں نے وہاں جا کر مٹھائی چڑھائی، چونکہ میں نے منت مانی ہوئی تھی۔

پہلے پہلے جب لوگوں کو بات سمجھ میں نہیں آتی تھی تو لوگ خوب بدعات کرتے تھے، رسومات کرتے تھے، اب جب بدعت کو رواج ملتا ہے، رسومات کو رواج

ملتا ہے تو سنت رسول وہاں سے غائب ہو جاتی ہے، جب سنت رسول زندہ ہو جاتی ہے تو رسومات اور رواجات، بدعات اور خرافات دم توڑ جاتی ہیں۔

ایک دفعہ ہم سکول سے واپس گھر کی طرف آرہے تھے تو ہماری ایک چچی نے ہمیں کھانا کھلایا، تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کس خوشی میں آپ نے اہتمام کیا ہے؟ تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ آج گیارہویں ہے، ہم نے گیارہویں کھائی، اس وقت ہمیں بالکل نہیں پتا تھا کہ گیارہویں کیاہوتی ہے؟ بعد میں پتا چلا کہ گیارہویں کیاہوتی ہے۔

ہم نے ہوش کی آنکھ کھولی تو اپنے گھروں میں مرنے والوں کے تیجے، ساتویں، چالیسویں اور سالانے ہوتے دیکھے، ہم دو بھائی اپنے علاقے میں جب عالم بنے تو اس وقت تک ایسا ماحول تھا کہ عالم کہیں دور دور تک دکھائی نہیں دیتے تھے، ہم نے اپنی طالب علمانہ زندگی میں بدعات کے خلاف کام کیا، رسومات کے خلاف آواز بلند کرتے رہے، رواجات کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کی جدوجہد کرتے رہے، الحمدللہ ہماری محنت رنگ لائی، آج پورے کا پورا علاقہ ان رواجات کو چھوڑ چکا ہے، بدعات کا جنازہ نکل چکا ہے۔

عورتوں میں تبدیلی

میری ایک بہن مدرسہ سے پڑھ کر آئی تو اس نے اپنے علاقہ میں مدرسہ کی تعلیم عام کرنا شروع کر دی، اپنے گھر سے کھانا لے جاتی، اپنے خرچ پر دینی مدرسہ میں دینی تعلیم عام کی، اس کے علاقہ بھر کی بچیوں پر بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے، ہم مولوی لوگ تھے، ہم کئی بار بات کرتے ہوئے گھبرا جاتے تھے، مگر اس نے بڑی جرأت اور ہمت سے کام کیا، نتیجہ یہ نکلا کہ جو لوگ اپنی بچیوں کو ڈولیوں پر

بٹھا کر روانہ کرتے وہ رواج دم توڑ گیا، یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ ڈولی اگرچہ باپردہ سسٹم ہے دلہن کو روانہ کرنے کا، مگر اس میں قباحت یوں آتی ہے کہ غیر محرم لوگ اس ڈولی کو اٹھا رہے ہوتے ہیں، اگر اپنے محرم لوگ ڈولی اٹھائیں تو اس میں گنجائش ہے کہ دلہن کو ڈولی پر بٹھا کر روانہ کیا جائے۔

اس لیے میرے دوستو! لگاتار اور مسلسل محنت کی ضرورت ہے، یہ ایک دو دن کا کام نہیں ہے، اگر کوئی عالم یہ سمجھتا ہے کہ میں ہر طرف چھا جاؤں، میری ہر طرف بلے بلے ہونے لگے تو یہ بے چارہ خطا کھائے گا، اس کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

اپنی ذات کی نفی کرنا ضروری ہے

ہم روزانہ اپنے کو صفر پر خیال کریں، جب صفر پر خیال کریں گے تو آگے بڑھنے کا حوصلہ ملے گا، میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ سن انیس صد اسی سے مسجد و مدرسہ کے ماحول کے ساتھ وابستہ ہوں، صبح وشام کوشش کرتا ہوں کہ وقت ضائع نہ کروں، لکھتا ہوں، دیر گئے تک لکھتا رہتا ہوں، سو کے قریب کتابیں لکھ چکا ہوں، قرآن کریم کی تفسیر لکھ رہا ہوں، آٹھ جلدیں تیار ہو چکی ہیں، نویں جلد پر کام جاری ہے، مگر اللہ کو گواہ بنا کر عرض کرتا ہوں کہ میں اس علم کی گہرائی تک نہیں جاسکا، جتنا یہ علم گہرا ہے، مجھے ہر آنے والے دن اپنے گزشتہ دن کی جہالت کا احسا س ہوتا ہے۔

میں روزانہ اپنے کو صفر پر سمجھتا ہوں، میں اللہ کے فضل و کرم سے کسی عالم پر حسد نہیں کرتا، مجھے معلوم ہے کہ عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے، ذلت اللہ دیتا ہے، نوازتا اللہ ہے، کسی کے ساتھ حسد کرنے سے مجھے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، میں بس اپنا کام کیے جاؤں، قدرت والے نے مجھے کہاں لے جانا ہے، یہ اسی کو علم ہے، ہمارا کام

ہے غلام کی طرح اطاعت کرنا، اللہ کی فرمانبرداری کرنا، اللہ کی مان کر چلنا، نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرنا۔

مستورات کے کرنے کا کام

مجھے بتایا گیا ہے کہ ماشاء اللہ ایک ہزار کے قریب مستورات آج کے پروگرام میں شریک ہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مولانا مفتی انعام الحق صاحب کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور توفیق نصیب فرمائے۔

مستورات میں کام کرنے کی بہت ضرورت ہے، اس لیے کہ عورت جب ماں بنتی ہے تو اس نے اپنے بچے کی تربیت کرنا ہوتی ہے، ماں کی اچھی تربیت ہو گی تو آگے دوسروں کی تربیت کر سکے گی، اگر ماں کی اپنی تربیت نہیں ہو گی تو وہ آگے کسی کی تربیت کیا کرے گی؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ عورتیں اللہ کے دین کو محنت سے حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اس کو اپنے تن وجود پر نافذ کریں اور دوسری عورتوں پر بھی محنت کریں، ان تک یہ پیغام دین پہنچائیں، یہ صدقہ جاریہ ہے۔

حدیث شریف آج آپ نے پڑھی ہے، اسے آگے بھی پہنچانا چاہیے، حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری حدیث سنی، اسے محفوظ رکھا، اسے یاد کیا اور اسے دوسروں تک پہنچایا، یہ ان لوگوں کے لیے بشارت ہے جو رحمت کائنات ﷺ کے ارشادات کے ساتھ محبت رکھتے ہیں، انہیں یاد کرتے ہیں اور پھر ان کو آگے پہنچاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمادیتے۔ سبحانک اللھم وبحمدک سبحان اللہ العظیم

حضرت امام بخاری کے مختصر حالات

از قلم، محمود الرشید عباسی حدوٹی

کتاب اللہ کے بعد دنیا بھر کی کتابوں میں صحیح ترین کتاب بخاری شریف کے مؤلف حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ الجعفی البخاری جمعۃ المبارک کی شب ۱۳شوال ۱۹۴ھ میں جنم افروز ہوئے، آپ بخارا میں پیدا ہوئے، بخارا تاجکستان کے صدر مقام سمرقند سے مغرب کی جانب اڑتیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

امام بخاری ابھی چھوٹی عمر میں تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا، ان کی تعلیم وتربیت ان کی والدہ نے کی، امام بخاری کی والدہ بہت ہی دیندار اور لکھی پڑھی خاتون تھیں، محلہ کے مکتب سے امام بخاری نے عہد طفلی میں ہی کچھ نہ کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا، اسی عہد طفلی میں قرآن مجید زبانی یاد کر لیا تھا، آپ کی تاریخ میں لکھا ہے کہ آپ نے نودس سال کی عمر میں قرآن کریم یاد کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ قوت حافظہ سے نوازا تھا، جس کے باعث آپ اچھے حافظ قرآن تھے۔

قرآن کریم زبانی یاد کرنے کے بعد امام بخاری علم حدیث کے حصول کی جانب متوجہ ہوئے، رب تعالیٰ نے ان سے خدمت احادیث نبوی لینا تھی، شاید یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی قوت حافظہ کی دولت سے سرشار کیا تھا، صرف سولہ سال کی عمر میں انہوں نے علم حدیث پر عبور حاصل کر لیا تھا۔

جس زمانہ میں امام بخاری علم و عرفان کی دولت سمیٹ رہے تھے اس وقت حدیث کا علم طلب کرنے والے کو دنیا کی بیش بہا نعمتوں سے بھی سرفرازی ہوتی تھی اور دین میں بھی ترقی ملتی تھی، یہ وہ زمانہ تھا جب علم کا نام لیا جاتا تو اس سے سمجھنے

والا علم حدیث ہی سمجھتا تھا، جن لوگوں کے پاس حدیث شریف کا علم ہوتا تھا انہیں سلاطین وخلفاء کے ہاں بڑا مرتبہ اور مقام حاصل تھا، ان لوگوں کے ساتھ عوام کو غیر معمولی عقیدت ہوا کرتی تھی، علم حدیث کے خدام کو عامۃ الناس اپنی پلکوں پر بٹھاتے تھے، ان لوگوں کا یوں اعزاز واکرام دیکھ کر نوجوان طبقہ میں یہ شوق خوب انگڑائیاں لیتا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کرے، اور وہ اس فن میں اعلیٰ مقام تک رسائی حاصل کرے۔

اگرچہ نوجوان طبقہ میں اس طرح کا شوق حاملین علم حدیث کے اکرام واعزاز کی وجہ سے پیدا ہوتا تھا، مگر امام بخاری رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر شبانہ روز اپنے عظیم مشن میں منہمک رہے، ان کے دل ودماغ کی گہرائیوں میں اس فن کی خدمت تھی۔

عام نوجوانوں اور امام بخاری جیسے نوجوان کی زندگی میں فرق یہ تھا کہ امام بخاری عالم شباب ہی میں متبع سنت تھے، متشرع تھے، متدین تھے، اہل علم کا کہنا ہے کہ امام بخاری عابد تھے، زاہد تھے، تقویٰ کا کوہ ہمالیہ تھے، ان ساری خوبیوں میں ایک نمایاں خوبی ان میں یہ تھی کہ اخلاص وللّٰہیت ان کی گھٹی میں گویا رکھی ہوئی تھی۔

امام بخاری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی شبانہ روز جہد وکاوش کو، اپنے بے پناہ علم کو شاہی دربار کا قرب تلاش کرنے کے لیے کبھی استعمال نہیں کیا، بلکہ وہ ان الجھیڑوں سے دور رہ کر محض علمی دنیا میں مست رہتے تھے۔

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ اپنی والدہ ماجدہ اور برادران کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، والدہ اور برادران واپس تشریف لائے اور امام بخاری حجاز میں ہی رہ گئے، جہاں رہ کر انہوں نے یمن، شام،

عراق اور دوسرے اسلامی ممالک کے علمی مراکز سے کسب فیض کیا، صرف فیض پایاہی نہیں بلکہ رسوخ فی العلم پیدا کیا، یہاں تک کہ سب سے بڑے عالم حدیث مانے گئے، ان کے حافظے کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ غیر معمولی تھا۔

کہا جاتا ہے کہ امام بخاری کو قرآن مجید کو کلام ازلی ہونے کا فتویٰ دینے کے جرم کی پاداش میں بخارا سے نکال دیا گیا اور امام بخاری نے ۲۵٦ میں عید الفطر کی رات سمرقند اور بخارا کے درمیان قریہ خواص میں انتقال فرمایا، اس قریہ خواص کا نام خرتنگ پڑ گیا تھا۔

امام بخاری کے اساتذہ کے بے شمار نام ہیں، کوئی ایک ہزار سے اوپر اساتذہ سے آپ نے فیض پایا، چند ایک ان میں علم و عمل کے درخشاں ستارے تھے، ان میں مکی بن ابراہیم بلخی، عبد اللہ بن موسیٰ، ابو عاصم شیبانی، علی بن المدینی، امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن معین اور عبد اللہ بن دبیر حمیدی شامل ہیں۔

امام بخاری نے جس طرح بہت سے اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے، ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے والوں کی تعداد اس سے کہیں بڑھ کر تھی، ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی امام بخاری کے علم سے فیضیاب فرمائے، ان کی طرح احادیث رسول ﷺ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ اپنے دین پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

مولانا محمود الرَّشِید عباسی حَدَوٹی

کی چند شاہکار تصانیف

(۱) اسلامی نظام حیات
(۲) اسلام کا معاشی نظام
(۳) اسلامی عبادات
(۴) اسلامی عقائد
(۵) تقابل ادیان
(۶) اسلام اور مسیحیت
(۷) اسلام اور یہودیت
(۸) اسلام اور ہندومت
(۹) کلام ربانی کی کرنیں
(۱۰) سفید سمندر کے ساحل تک
(۱۱) تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)
(۱۲) کاروان حرمین (سفر نامہ)
(۱۳) سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)
(۱۴) دریائے نیل کے ساحل تک
(۱۵) جزیروں کے دیس میں (سفر نامہ)
(۱۶) تاریخ عزیمت
(۱۷) فضائل مصطفی ﷺ
(۱۸) کلام نبوی کی کرنیں
(۱۹) معارف الفرقان (جلد اول)
(۲۱) شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا
(۲۱) خطبات دعوت
(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر
(۲۳) عبرت ناک زلزلہ
(۲۴) اسلام اور عورت
(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام
(۲۶) اسلام اور نوجوان
(۲۷) دعوت و تبلیغ
(۲۸) مطالعہ اسلام
(۲۹) اہل سنت والجماعت
(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک
(۳۱) گستاخ دین صحافی
(۳۲) الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ
(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ
(۳۴) مصباح الصرف
(۳۵) مصباح النحو
(۳۶) رشوت ستانی
(۳۷) بت شکن
(۳۸) بسنت کا تہوار
(۳۹) موت کا سوداگر
(۴۰) ایمان کے ڈاکو

(۴۱) بحر ظلمات کے ساحل تک
(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام
(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ
(۴۴) فضائل مسجد
(۴۵) بے غبار تحریریں (کالم)
(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟
(۴۷) امیر عزیمت کی داستان حیات
(۴۸) مولانا ایثار القاسمی شہید
(۴۹) درد دل (کالموں کا مجموعہ)
(۵۰) روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۱) زکوٰۃ، صدقات، خیرات
(۵۲) حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۳) حج کے بعد زندگی کیسے؟
(۵۴) عورت کی حکمرانی
(۵۵) دعائے انبیاء
(۵۶) مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
(۵۷) مطالعہ مذاہب
(۵۸) صلاۃ وسلام علی سید الانام
(۵۹) قرآن اور حاملین قرآن
(۶۰) مطالعہ قرآن (اول)
(۶۱) مطالعہ قرآن (دوم)
(۶۲) مطالعہ قرآن (سوم)
(۶۳) مطالعہ قران (پنجم)
(۶۴) مطالعہ قرآن (ششم)
(۶۵) مطالعہ قرآن (ہفتم)
(۶۶) مطالعہ قرآن (ہشتم)
(۶۷) مطالعہ قرآن (نہم)
(۶۸) حضرت سیدنا صدیق اکبر
(۶۹) حضرت سید عمر فاروق
(۷۰) حضرت سیدنا عثمان غنی
(۷۱) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
(۷۲) حضرت سیدنا حسین
(۷۳) حضرت سیدنا امیر معاویہ
(۷۴) نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)
(۷۵) معارف الحدیث (مجلدات)
(۷۶) نماز کتاب
(۷۷) فیضان حقانی (تبصرے)
(۷۸) مجلس ذکر
(۷۹) شان امت محمدی
(۸۰) نقوش (اداریے)
(۸۱) رمضان المبارک
(۸۲) قربانی
(۸۳) معراج النبی ﷺ
(۸۴) چہار شنبہ کی شرعی حیثیت